بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ✦ ۲۲ نبوت ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۶۶

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبولیتِ دعا کیلئے تقویٰ طہارت راست گوئی اور کامل یقین بھی چاہیئے

دعا کی تاثیر پر ایک لاکھ سے زائد نبیوںؑ اور کئی کروڑ ولیوں کی گواہی موجود ہے

خدا تعالیٰ کے وجود کا فائدہ بھی تو یہی ہے کہ ہماری دعائیں سنے اور آپ اپنے وجود سے ہمیں خبر دے

"یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرّع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبّت اور کامل توجّہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اُس کی دنیا اور آخرت کے لئے اِس بات کا حاصل ہونا خلافِ مصلحتِ الٰہی بھی نہ ہو..... بجز اِس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں اُس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے اور جبتک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے اُن میں استعدادِ قریبہ پیدا نہ ہو تب تک توقعِ اثرِ دعا امیدِ موہوم ہے۔" (برکات الدعا صفحہ ۹)

"بلاشبہ ایک (صاحبِ ایمان۔ ناقل) کی دعائیں اپنے اندر اثر رکھتی ہیں اور آفات دور ہونے اور مرادات کے حاصل ہونے کا موجب ہو جاتی ہیں۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۱)

"دعا منجملہ اسبابِ عادیہ کے ہے جس پر ایک لاکھ سے زیادہ نبی اور کئی کروڑ ولی گواہی دیتے چلے آئے ہیں۔ اور نبیوں کے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا تھا۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۲)

"عقلمند لوگ..... خراب عقیدوں سے نجات پا کر پھر اپنے عظیم الشان خدا تعالیٰ کو پہچان لیں گے اور محبّت سے اُس کی طرف رجوع کریں گے اور دعا کے وقت اس کی رحمتوں سے ناامید نہیں ہوں گے اور ہاتھ اُٹھانے کے وقت لذّت اُٹھائیں گے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا فائدہ بھی تو یہی ہے کہ ہماری دعائیں سُنے اور آپ اپنے وجود سے ہمیں خبر دے نہ کہ ہم ہزار ہزار تکلیف سے ایک بُت کی طرح ایک فرضی خدا دل میں قائم کریں جس کی ہم آواز نہیں سُن سکتے اور اُس کی نمایاں قدرت کا کوئی جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ قادر خدا موجود ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت سیدہ صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواستِ دعا

میرے بھتیجے عزیز سید خالد اللہ شاہ ابن مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ فوری طور پر اپنڈکس کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(مہر آپا)

● محترم چوہدری جلال الدین صاحب قمر آرام آنے پر ۱۸ نومبر کی شام کو لاہور سے ربوہ اپنے گھر آ گئے لیکن ۲۰ نومبر کی صبح کو اچانک دوبارہ ہارٹ اٹیک ہو گیا انہیں فضل عمر ہسپتال لے گئے اور پھر شام کے قریب انہیں ایمبولنس پر لاہور لے جایا گیا۔ احباب چوہدری صاحب مکرم کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

احمد حسین خوشنویس ربوہ

● مکرم برادرم رشید احمد صاحب ملک آف لاہور (آرمی سے ملک) کا دل کا آپریشن سینٹ تھامس ہسپتال لنڈن میں ہوا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور بابرکت لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (مسعود احمد جہلمی لنڈن)

● عزیزم خلیل احمد سرور انسپکٹر تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد الدین کارکن وکالت مال اول تحریک جدید)

فاستبقوا الخیرات

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ صفر ۱۴۰۵ھ
۲۲ نبوت ۱۳۶۳ ہش

باطنی نماز سے بہرہ ور ہونے کا طریق

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اُس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب ظاہری نماز کے ساتھ ساتھ باطنی نماز بھی ادا کی جائے۔ باطنی نماز سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نماز میں زبان سے حمد و ثنا اور تحمید و تمجید کی جاتی اور رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور علوشان کا اقرار کیا جاتا ہے اور اعضاء اور جوارح بھی اس کے مطابق اپنی حالت اور ہیئت میں تبدیلی لا کر اور رکوع و سجود اور قعدہ میں اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، اسی طرح قلب بھی اس قیام اور رکوع و سجود میں اس کے ساتھ شرکت کرے۔ اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح کا بھی نماز ادا کرنا باطنی نماز کی ادائیگی کہلاتا ہے۔ نماز کے ظاہر اور باطن دونوں کے جمع ہو جانے سے نماز اپنے اصلی معنوں کی رو سے حقیقی نماز شمار ہوتی ہے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات ظاہر ہو کر انسان کی کایا پلٹنے کا موجب بنتی ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے اوپر ایسی حالت کیسے وارد کرے کہ اعضاء اور جوارح کے ساتھ اس کی روح بھی قیام، رکوع اور سجدہ کرے اور اس طرح اللہ کی حمد و ثناء اور تحمید و تمجید اور تسبیح میں روح کی شرکت ممکن ہو جائے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے باطنی نماز کی وضاحت کے علاوہ اس سوال کا بھی تفصیل سے جواب دیا ہے۔ پہلی بات اس ضمن میں آپ نے یہ ذہن نشین کرائی ہے کہ نماز پڑھنے والا جب جسمانی قیام کی حالت میں زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے دل کو اس یقین سے پُر کرے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب کامل انشراح کے ساتھ اس کا دل زبان کی تائید کرتے ہوئے یہ گواہی دے گا کہ واقعی تمام محامد کی سزاوار صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات بے ہمتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اسے روحانی قیام میسر آجائے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں شریک ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نماز میں روح کے قیام کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"(نماز میں) ادھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے اور ادھر زبان سے حمد و ثناء بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ (نماز پڑھنے والا) روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔ حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مصدق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو وہ ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے اس (یعنی نماز میں) الحمد للہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر الحمد للہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ (یعنی دل بھی) کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تا کہ روحانی قیام نصیب ہو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۹ء)

اسی طرح جب رکوع اور سجود میں انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت اور علوشان کا اقرار کرتا ہے تو اس وقت ضروری ہے کہ دل اس یقین سے پُر ہو کہ کبریائی اور عظمت اور علوشان صرف خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ ہر چیز اسی کی مخلوق ہے کوئی اس کی کبریائی اور عظمت اور علوشان میں شریک ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بارہ میں انشراح پیدا ہونے سے انسان کو روحانی رکوع و سجود نصیب ہوتے ہیں کیونکہ اس انشراح کے نتیجہ میں جب وہ زبان سے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے تو اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح بھی رکوع میں جھک رہی اور سجدہ کر رہی ہوتی ہے۔ اس یقین اور انشراح کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ نماز ادا کرنے کے دوران انسان کے دل میں یہ بات گڑ جاتی ہے کہ میرا العلی العظیم خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ دل کی گہرائیوں میں گھر کرنے والے اس یقین کے زیر اثر روح آستانۂ الوہیت پر گر کر پانی کی طرح بہہ نکلتی ہے۔ یقین کامل جب اس مرتبہ سے ترقی کرتا ہے تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر خدائی تصرف کے زیر اثر یوں محسوس کرتا ہے کہ وہ روحانی بصیرت کے طفیل خدائے بزرگ و برتر و اعلیٰ کی رویت سے مشرف ہو رہا ہے۔ یہ مرتبہ اسی صورت میں میسر آتا ہے کہ جب اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح بھی نماز ادا کرتی ہے۔ انہی معنوں میں نماز کو اہل ایمان کی معراج قرار دیا گیا ہے۔

اعضاء اور جوارح کے ساتھ نماز میں روح کی شرکت کے لئے سیدنا حضرت اقدس نے دوسری اہم بات یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز خشوع و خضوع سے ادا کی جائے۔ اس کی وجہ ظاہر و باہر ہے اور وہ یہ کہ خشوع و خضوع کا تعلق براہ راست دل سے ہے اور اس کا روح پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں روح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر جھکتی ہے۔ اگر خشوع و خضوع سے نماز ادا کی جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح بھی قیام رکوع اور سجود نہ کرے۔ حضرت اقدس نے یہاں تک فرمایا ہے کہ خشوع و خضوع اور سوز و گداز کے بغیر اپنے اصل معنوں کی رو سے نماز، نماز کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"صلّی جلنے کو کہتے ہیں جیسے کباب بھونا جاتا ہے۔ اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ جب تک دل بریاں نہ ہو۔ نماز میں لذت اور سرور پیدا نہیں ہوتا اور اصل تو یہ ہے کہ نماز ہی اپنے سچے معنوں میں اس وقت ہوتی ہے (جب سوز و گداز سے ادا کی جائے) نماز میں شرط ہے کہ وہ بجمیع شرائط ادا ہو۔ جب تک ادا نہ ہو وہ نماز نہیں ہے اور نہ وہ کیفیت جو صلوٰۃ میں میل نماز کی ہے حاصل ہوتی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء)

اس ضمن میں تیسری بات حضرت اقدس نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز پر مداومت کی جائے یعنی نماز کو کسی حالت میں بھی ترک نہ کیا جائے۔ باطنی نماز کی کیفیت یکدم پیدا نہیں ہوتی۔ شروع شروع میں وساوس اٹھ کر نماز میں حضورِ قلب اور سوز و گداز کی حالت پیدا نہیں ہونے دیتے۔ یہاں تک کہ توجہ بار بار ہٹ جاتی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خاص تعہد اور عزم سے نماز کے التزام میں کوئی فرق نہیں آنے دینا چاہیئے۔ اگر انسان بالالتزام نماز ادا کرتا رہے گا اور اس کوشش میں لگا رہے گا کہ اسے حضور قلب میسر آجائے اور اس کے لئے دعاؤں کو اپنا معمول بنائے گا تو رفتہ رفتہ سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جائے اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو۔ ابتدائی حالت میں شکوک و شبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۹ء)

اگرچہ بظاہر یہ بات مشکل نظر آتی ہے کہ اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح بھی نماز ادا کرے لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے، انسان اپنے دل کو اس یقین سے پُر کرے کہ سب قدرتیں اور طاقتیں خدا ہی کو حاصل ہیں اور سب بڑائیاں، عظمتیں اور رفعتیں اسی کے لئے ہیں نماز ادا کرے اور پھر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز کے تمام ارکان بجالائے اور استقلال کے ساتھ اس کوشش میں لگا رہے اور دعائیں کرتا رہے کہ اس کی روح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلے تو روح کا نماز میں شامل ہونا انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور اسے روح اور اس کے تمام ارادوں کے ساتھ نماز ادا کرنے اور اس پر دوام اختیار کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوقات نماز کی پابندی

نماز باجماعت کی اہمیت

دُنیاوی پروگرام رُوحانی پروگرام کے تابع ہونا چاہیے

قیامت کا نمونہ دیکھنے کے لیے نمازیں پڑھو۔ نمازیں پڑھو۔ نمازیں پڑھو

(محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب۔ ربوہ)

نماز باجماعت کے بارہ میں احباب کو بعض اہم پہلوؤں کی جانب توجہ دلانا مقصود ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کے متعلق نہایت تفصیلی ہدایت بیان فرمائی ہیں۔ اور ہر احمدی کو قرآن کریم میں بیان شدہ ہدایات کے مطابق پورا پورا عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

یعنی نمازیں ایمان والوں پر یقیناً ایک مؤقت فرض ہے۔ کتاباً کے لفظ میں نماز کی فرضیت کی طرف اشارہ ہے۔ اور موقوتاً کے لفظ میں کئی مفہوم شامل ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ نمازوں کے اوقات اسی ہستی کے تابع مقرر ہیں۔ جس نے نمازوں کی فرضیت کا حکم جاری فرمایا۔

نمازوں کے اوقات کی پابندی ضروری ہے

دوئم یہ کہ نمازیں مقررہ اوقات پر ادا کی جانی ضروری ہیں۔ یعنی نمازوں کی فرضیت میں نمازوں کے اوقات بھی شامل ہیں۔ اور ہر مخلص کے لیے ضروری ہے کہ وہ دن بھر میں پانچ مرتبہ وقت کی پابندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائے۔ آج کل کے حالات میں انسان کا کمزور ایمان اُسے یہ بہانے تراش تراش کر دیتا ہے۔ کہ بوجہ غیر معمولی مصروفیات کے پانچ مرتبہ نماز باجماعت میں جا کر شمولیت کرنا مشکل ہے۔ لیکن یہ نہیں سوچتا کہ جن غیر معمولی مصروفیات کا وہ شکار ہو چکا ہے۔ اور جس طرح دنیاوی مشاغل میں انہماک کو وہ اپنے اوپر مسلط کر چکا ہے وہ مصروفیات اور انہماک ہی سب سے مؤثر موجب ہیں۔ اس کو پانچ مرتبہ نماز باجماعت میں شامل کرنے کا جہاں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونے کا امکان پیدا ہوتا دکھائی دے اور جہاں خدا تعالیٰ سے اعراض اور دُوری، خواہ وہ کتنی ہی ادنیٰ اور عارضی ہو اس کی راہ کھلتی نظر آئے وہی لمحہ اور موقعہ ہے کہ انسان اس سے دور ہٹ جائے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرے اور فوراً خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے پانچ اوقات ... اسی غرض سے مقرر ہیں کہ دن بھر کی مصروفیات اور رات کی راحتوں میں انسان غرق ہی نہ ہو جائے بلکہ ان کے گہرے اثرات اور غیر معمولی جاذبیت کے باوجود اسے کم از کم پانچ اوقات ایسے مل جائیں جبکہ دنیا کی لذائذ اور خدا کی یاد میں وہ حدِ فاصل قائم رکھ سکے۔ پس ... جب پانچ نمازوں کی موجودگی میں بھی انسان پر دنیا کے رنگ غالب آنے کے امکانات ہمارے سامنے ہیں۔ تو جو شخص نمازوں سے یکسر غافل ہو کر محض دنیا ہی کا کیڑا بن کر رہ جائے ایسے شخص میں بندگی اور ایمان والی کون سی بات باقی رہ جائے گی۔ پس پانچ نمازیں اپنے مقررہ اوقات پر دراصل پانچ خوراکیں روحانی تریاق کی ہیں جو چوبیس گھنٹوں کے دنیاوی زہروں کو بے اثر بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ یا روحانی قوت کے پانچ جرعے ہیں۔ جو انسان کی روحانی صحت اور بقا اور قوت کے لیے خالق حقیقی نے لازمی قرار دیئے ہیں۔ آج کا انسان اپنے جسم کی صحت اور بقاء کے لیے طرح طرح کی خوراکیں اور وٹامنز ایجاد اور استعمال کر رہا ہے۔ مگر روحانی صحت کے لیے جو خوراک یا وٹامنز اس کے پیدا کرنے والے نے ضروری قرار دیئے ان سے غافل ہو رہا ہے آج ہر احمدی کو اس پہلو پر غور کرنے اور سنجیدہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی روحانیت کی بقاء اور حفاظت کے لیے اپنے پروردگار کے تجویز کردہ نسخوں کو باقاعدگی سے استعمال کرتا ہو۔ اور مقررہ یومیہ روحانی ٹائم ٹیبل کی پابندی کرتا ہو۔

نماز کے وقت صرف نماز

موقوتاً کے لفظ میں تیسرا مفہوم یہ ہے کہ نماز کے وقت میں نماز ہی ہونی چاہیئے۔ نماز کے وقت کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت نماز کی انتظار میں گزرے وہ بھی نماز ہی کا حصہ شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا نماز سے قبل اور بعد کے قریبی اوقات بھی دراصل عبادت کا حصہ ہیں اور ان اوقات میں ذکر الٰہی پر پوری توجہ ضروری ہے۔ ورنہ اصل نماز کے اندر انسان کی توجہ قائم نہیں ہوتی اور عبادت کے اندر وہ عجز اور خشیت کی کیفیت نہیں آتی۔ جو بارگاہِ رب العالمین کی شان کے شایاں ہے۔ پس وہ لوگ جو نماز کا وقت اپنے دنیاوی کاموں اور مصروفیات کی نذر کر دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو خدا کے گھر میں آ کر بھی نماز اور عبادت کا حق ادا کرنے کی بجائے دنیاوی مسائل پہ باتیں کرتے اور خوش گپیوں تک کو ترک نہیں کر پاتے ان دونوں گروہوں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ ایک گروہ بدقسمتی سے نماز کے اوقات میں اپنے دنیاوی دھندوں میں مصروف رہا اور خدا کے گھر کی طرف نہ آسکا۔ اور دوسرا وہ گروہ۔ جو خدا کے گھر میں تو آگیا۔ لیکن اپنے دنیاوی مسائل اور نفسانی خیالات اور شیطانی ٹوٹکے بھی خدا کے گھر کے اندر ہمراہ لے آیا۔ نہ خود سکون سے خدا کی یاد میں توجہ دی اور نہ دوسروں کو سکون سے ذکر الٰہی کرنے دیا۔ یہ گروہ بدقسمتی میں یقیناً پہلے کی نسبت بڑھا ہوا ہے۔ اور ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً کی صریحاً خلاف ورزی کا مرتکب ہے۔ کہ خدا کے گھر میں پہنچ کر بھی خدا کی عبادت اور نماز کے وقت کو اِدھر اُدھر کی باتوں اور گپوں میں ضائع کر رہا ہے۔ جس بیچارے کو خدا کے گھر میں پہنچ کر بھی شیطان عبادت نہ کرنے دے اور نہ اس کا پیچھا چھوڑے ایسے شخص کی حالت قابل رحم ہے اور خدا کے گھر میں دوسرے موجود لوگوں کا یہ فرض بن جاتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو شیطان کے چنگل سے چھڑانے کی فکر کریں۔ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔ کہ خدا کے گھر خالصتاً عبادت کے لیے ہیں۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا

ان گھروں میں خدا کے سوا اگر کسی اور پر اپنی توجہ صرف کرو گے تو یہ کھلم کھلا شرک ہوگا اور خدا کے غیر کو پکارنے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ ہمیں اس طرف پوری سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیئے اور ہماری تنظیموں کو اس بارے میں ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ خدا کے گھر کا تقدس اور سکون چند ناسمجھوں کی وجہ سے برباد نہ ہو۔ اگر خدا کے گھر کی عظمت دلوں سے جاتی رہے تو خدا کے گھر اور بازار میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے پس اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر احمدی خدا کا وقت خدا ہی کو دینے والا ہو۔ خدا کی عبادت کی حقیقی غرض اس کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔

اوقات کی روحانی تقسیم

موقوتاً کے لفظ میں چوتھا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے روزمرہ کے پروگرام تبھی احسن رنگ میں چل سکتے ہیں کہ ان کے اندر اوقات کے لحاظ سے نظم و ضبط ہو اور یومیہ ۲۴ گھنٹے کے اوقات کو منظم کرنے کیلئے ایک وہ طریق ہے جس کے مطابق انسان خود اپنے اوقات کی تقسیم کرتا ہے لیکن اگر ہر انسان خود اپنے اوقات کی تقسیم کرے تو قومی سطح پر وحدت اور فکری و عملی یکجہتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہیں حکومت اور کہیں مختلف ادارے اوقات کی تقسیم کرتے ہیں اور افراد کو وہ تقسیم راس آئے یا نہ آئے اسکی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ہمارے لیے پروردگار نے بھی ہمارے دن رات کی ایک تقسیم فرمائی ہے۔ اور اس تقسیم کی بنیاد ہماری پنجگانہ نمازیں ہیں۔ انسان کی کوتاہ فکری یہ ہے کہ حکومت یا اداروں کی تقسیم کو بطور فرض سمجھ کر اس کی پابندی کرتا ہے۔ مگر اپنے پروردگارِ حقیقی کی تقسیم کی نہ صرف پابندی نہیں کرتا بلکہ اس پر موقعہ بے موقعہ معترض بھی رہتا ہے۔ حالانکہ ایک سچے مخلص کا یومیہ پروگرام پنجگانہ اوقاتِ نماز کے تابع ہونا چاہیئے۔ موقوتاً کا لفظ اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور ہم اگر اپنے دوسرے فرائض اور ذمہ داریوں کی باحسن اور بابرکت بجا آوری چاہتے ہیں تو ہمیں نمازوں کے اوقات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہیں۔ ان کے تابع رہ کر اپنے دیگر امور بجا لانے چاہئیں اس سے ہمیں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے فوائد اور برکات مل سکتے ہیں اور نمازوں کی عظمت اور

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری پیاری آپا جان

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ (قسط ۱)

(بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا ذکر خیر)

(محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب - کراچی)

حضرت مصلح موعود نے ۲ جنوری ۱۹۳۰ کو ایک نکاح البیت الاقصیٰ قادیان میں پڑھایا یہ نکاح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا تھا۔

اس موقع پر حضور نے ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اس رشتہ کی خاص عظمت و اہمیت پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی یہ خطبہ "خطباتِ محمود" جلد سوم کے (ص ۲۳۸ - ص ۲۴۷) پر درج ہے اور نئی نسلوں کے لیے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے یہ خطبہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۵ تا ص ۷ پر شائع ہوا تھا

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے متعلق فرمایا کہ گو وہ قادیان میں کم آتے ہیں مگر وہ حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ اور سوائے جماعت کے چند احباب کے لوگوں سے کم ملتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو ان کی والدہ سے بہت محبت تھی۔ دوسرے خاندان کو حضور نے فرمایا سارا قادیان جانتا ہے:

یہ ہے آغاز میرے ابا جان حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی نئی زندگی کا۔ یہ ان کی دوسری شادی تھی۔ جس وقت یہ شادی ہوئی اس وقت میری عمر ۱۱ سال کی تھی میرے بڑے بھائی مرزا سعید احمد مرحوم قریباً سولہ سال کے تھے اور میرے چھوٹے بھائی مرزا مبارک احمد ۶ سال کے تھے۔ بچوں کی زندگی میں اس قسم کے مواقع بعض حالات میں مشکل بھی ہو جاتے ہیں اور بعض حالات میں وہ ایک خوشی اور سکون کا پہلو بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے لیے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرہم ہی بن کر آئے۔ اور ایک ایسا گھر جس کا تانا بانا بکھرا ہوا تھا پھر صحیح نہج پر آ گیا۔ ہم لوگ قادیان میں چند دن رہے اور پھر اس کے بعد ہم قصور چلے گئے۔ قادیان میں جو شفقت ماموں جان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ۔ ممانی جان اور نانی اماں اہلیہ محترمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے دکھائی وہ بہت حد تک ہمارے دلوں کی دکھن کو دور کرنے کی ذمہ دار تھی۔ حضرت اماں جان نے تو ہمیشہ ہی اپنی محبت سے سرفراز رکھا۔ اس شادی سے گویا ہم پھر اپنے محور کے اندر آ گئے۔ قصور جانے کے بعد پھر وہی شب و روز کا پروگرام شروع ہو گیا۔ ابا جان دفتر چلے جاتے اور آپا جان (یعنی حضرت سیدہ نصیرہ بیگم جن کو میں آپا جان کہا کرتی تھی) میں اور مبارک پیچھے رہ جاتے۔ قصور میں ہماری کوٹھی بہت بڑی تھی۔ نوکر بھی اچھے تھے چند دن تک تو کام پہلے کی طرح چلتا رہا پھر آپا جان نے آہستہ آہستہ کام اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دیا۔ مگر باوجود میرے چھوٹا ہونے کے مجھ سے مشورہ ضرور لے لیتیں اس سے ابا جان کی پسند بھی معلوم ہو جاتی اور ان کو بھی فیصلہ کرنے میں سہولت ہو جاتی چند ہی دنوں کے بعد ہم دونوں ایک طرح سے دوست بن گئے آپا جان کو سیر کا بہت شوق تھا اور سیر مجھے بھی بہت پسند تھی۔ جب بھی کسی جگہ جانے کو دل کرتا ہم دونوں پہلے ہی مشورہ کر لیتے ایک طرف ہم بچوں کا مطالبہ ہوتا دوسری طرف سے آپا جان کا۔ یہ تو نہیں کہ ابا جان سمجھتے نہ تھے مگر دل انکا یہی چاہتا تھا کہ یہ تعلق بڑھتا رہے تو زیادہ اچھا ہے۔ چنانچہ ہم چھٹی کے دن پکنک کا سامان لیکر باہر چلے جاتے دن بھر باہر گزارتے جس سے تفریح بھی ہو جاتی اور وقت بھی اچھا گزر جاتا۔ عام طور پر ہم لوگ قصور اور فیروزپور کے راستے میں جو دریا آتا ہے اُس پر جایا کرتے تھے کیونکہ دوسری طرف سے یعنی فیروزپور سے ہماری خالہ خالو بچوں کے ساتھ آ جاتے تھے اس طرح اکثر ہی ان سب سے بھی ملاقات ہو جاتی۔ قصور میں چند احمدی احباب تھے اس میں سے ایک تو چوہدری عبداللہ خان صاحب (برادر اصغر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) اور تین چار اور گھرانے تھے۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب سے ہمارے بہت زیادہ تعلقات تھے۔ اور ان کا ہمارے گھر آنا جانا بھی بہت زیادہ تھا۔ ان کی بیوی آپا آمنہ صاحبہ اور بچے تو سارا دن اکثر ہمارے گھر گزارتے ملک عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ بھی اکثر ملنا رہتا تھا۔ کچھ غیر احمدی احباب سے بھی ابا جان کے تعلقات تھے۔ اسی طرح بہت سے غیر مسلم بھی جو کہ ابا جان کی دیانت داری اور نیکی سے بہت متاثر تھے اور ان لوگوں پر یہ بھی بڑا رعب تھا کہ وہ مرزا صاحب کے پوتے ہیں جہاں ان سے اپنے محبت کرتے تھے غیروں میں بھی وہ ہر دل عزیز تھے۔ ان کے گھر والے بھی ہمارے گھر آتے رہتے تھے آپا جان سے بھی ملتے رہتے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے گھروں میں جاتے تھے

حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے غیر احمدی رشتہ داروں میں سے میمونہ آپا جو حضرت اماں جان کے ماموں زاد بھائی کی بیٹی تھیں اور قصور کے رئیس شیر باز خان صاحب کی بہو تھیں ان سے بھی بہت تعلقات تھے۔ اس رشتہ کی وجہ سے شیر باز خان صاحب اور ان کے سارے خاندان سے بھی ہمارے بہت تعلقات ہو گئے تھے۔ میں اس وقت ایک مشنری سکول میں پڑھا کرتی تھی۔ واپس آ کر پڑھائی یا پھر گھر کے کام میں مصروف ہو جاتی۔ شام کے وقت آپا جان بھائی جان میں اور ابا جان بیڈمنٹن وغیرہ کھیلتے اور عام طور پر رات کو پیدل سیر بھی کیا کرتے تھے۔ ہفتہ دو ہفتہ میں ہم لاہور بھی جایا کرتے تھے۔ وہاں خرید و فروخت بھی ہو جاتی اور دوسری تفریح بھی۔ عام طور پر لاہور میں ہم اپنے ماموں کے گھر میں ٹھہرتے تھے اسی طرح خالہ ماموں اور ہماری نانی سے بھی ملاقات ہو جاتی اور خوب رونق رہتی۔ وہاں جانے کا ایک محرک اور بھی تھا وہ یہ کہ میرے بڑے بھائی مرزا سعید احمد مرحوم لاہور میں کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ چھٹیوں میں جب بھی وہ قصور آتے تو بہت رونق ہو جاتی۔ قصور میں رہنے کا زمانہ دیکھتے ہی دیکھتے گزر گیا اور ہمارے ابا جان کی تبدیلی لاہور ہو گئی۔ یہ تبدیلی جہاں ابا جان کو پسند تھی وہاں آپا جان کو اور ہم سبکو بھی پسند تھی۔ اس لیے کہ لاہور قادیان سے زیادہ قریب تھا اور پھر قادیان سے خاندان کے لوگ اکثر آتے رہتے تھے۔ لاہور کی جماعت بھی بڑی تھی ہم پہلے میو روڈ پر رہتے تھے یہاں مہمان داری بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت شروع ہو گئی۔ ہر روز ہی کوئی نہ کوئی قادیان سے آتا رہتا تھا بعض دفعہ تو کافی آدمی ہو جاتے۔ سب سے زیادہ خوشی ہمیں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے آنے کی ہوا کرتی تھی۔ حضرت اماں جان بعض دفعہ دو تین مہینے بھی رہا کرتی تھیں جب بھی حضرت اماں جان آتیں اور ابا جان موٹر دفتر نہ لے کر جاتے اور ڈرائیور کو حکم ہوتا کہ اب موٹر حضرت اماں جان کے سوا اور کسی کی تحویل میں نہ ہو گی تاکہ اماں جان کو جس وقت بھی ضرورت پڑے موٹر موجود ہو۔ ہمارے ڈرائیور کا نام فضل دین تھا۔ ایک دفعہ اس کی والدہ بہت بیمار ہو گئی مگر اس نے حضرت اماں جان کو نہ بتایا کہ اس کی والدہ بیمار ہے۔ اور ان کو ان کے حکم کے مطابق لے کر چل پڑا ان کے جانے کے بعد اس کی والدہ کی وفات ہو گئی۔ جب حضرت اماں جان کو پتہ لگا تو انکو بہت رنج ہوا اور اس کی تعزیت کے لیے ہم سب کو لے کر خود اس کے گھر گئیں اور بار بار کہتیں کہ آخر کیا وجہ تھی کہ تم نے مجھے اشارۃً بھی نہیں بتایا۔ وہ یہی کہتا رہا کہ "جی مجھے میاں صاحب کا حکم تھا کہ اماں جان کا کام مقدم ہے" آپا جان چونکہ اماں جان کی بھتیجی تھیں اس لیے اماں جان نے دُہرا رشتہ ہونے کی وجہ سے کبھی کسی قسم کا حجاب نہیں کیا۔ حضرت اماں جان کو ملنے کے لیے بہت لوگ آتے اور آپا جان کو دلی خوشی ہوتی۔ اسی طرح جو مہمان آتے ان کی خاطر اور ان کے آرام کا بہت خیال رکھتیں اور اس میں ہم بچوں کو بھی ضرور شامل رکھتیں۔ اس گھر کے نوکر بھی بہت ہی اچھے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی بھی منہ پر اُف تک نہ لائے۔ کیونکہ وہ نمونہ ہی ایسا دیکھتے تھے مجھے نہیں معلوم مگر جب حضرت اماں جان پہلی دفعہ آئیں تو مجھے کہنے لگیں کہ بیٹی میں تو تمہارے کمرے میں ٹھہروں گی اور پھر جب بھی آتیں میرے کمرے میں ہی رہتیں ان کی موجودگی میں میرا ہر وقت پاس رہنا تو گویا لازمی تھا۔ مگر مجھے وہ سلائی وہاں ضرور تھیں اکثر مجھ سے کتاب بھی سنا کرتیں اور کئی دفعہ خود اچھی باتیں جو واقعات کی صورت میں ہوتیں بتایا کرتیں چھوٹے چھوٹے کام میرے سپرد کرتیں گھر والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ جب حضرت اماں جان آئیں گی تو میرے کمرہ میں ہی ٹھہریں گی۔ جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ ہمارے گھر اور مہمان بھی بہت آتے تھے کئی دفعہ مجھے کام بھی کرنا ہوتا اور اپنے ہم عمر بچوں سے ملنا اور کھیلنا ہوتا تھا ایسے وقت میں میں اماں جان سے اجازت لے کر چلی جاتی۔ آپا جان کو بھی بہت خوشی تھی کہ میں حضرت اماں جان سے زیادہ مانوس ہوں۔ اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی ہیں۔ میرے ابا جان کو بھی اسی بات کی خوشی تھی کہ میں حضرت اماں جان کی خدمت کرتی ہوں۔ اور ان کی برکت سے حصہ لیتی ہوں۔ غرضیکہ آپا جان اور ابا جان نے کبھی بھی مجھے اس وقت نہیں بلایا جب میں اماں جان کا کوئی کام کر رہی ہوتی۔ یہ بھی مجھ پر آپا جان کا بہت بڑا احسان ہے۔ ایک دفعہ حضرت اماں جان کچھ زیادہ عرصہ قادیان سے باہر رہیں۔ یعنی ہمارے گھر آ کر رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمو صاحب (یعنی حضرت اماں جان کے منجھلے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) کیونکہ اکثر ہی شام کا کھانا حضرت اماں جان کے ساتھ کھایا کرتے تھے اس لیے ان کی دوری سے گھبرا گئے اور لکھا کہ ان کی قادیان سے غیر موجودگی اور اپنے گھر سے دوری اچھی نہیں لگتی غالباً کسی قرآن کی آیت کا حوالہ بھی دیا یہ خط حضرت اماں جان نے ابا جان کو دیدیا انہوں نے ان کو لکھا کہ اماں جان کسی غیر کے گھر نہیں بلکہ اپنے پوتے کے گھر میں ہیں۔ اس سے آپا جان اور ہم سب بھی بہت خوش ہوئے اور حضرت عمو صاحب نے بھی سب کو یہ خط لطیفے کے طور پر سنایا۔ ہمارے گھر میں مہمان تو سارے خاندان والے آتے تھے مگر حضرت مصلح موعود کا دستور تھا کہ وہ خود تو حضرت شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے ہاں رہتے مگر بعض بیویوں اور بچوں کو ہمارے گھر بھجوا دیتے تھے تاکہ ہمیں بھی تسلی رہے اور اکثر ہمارے گھر آتے رہتے اس سے آپا جان کو مہمان نوازی کی وہ روایت پوری کرنے کا موقعہ مل جاتا جو ان کو ورثہ میں ملی تھی۔ لاہور میں ہمارے ابا جان ایک دفعہ ایسے کام پر لگے جہاں دورے بہت کرنے پڑتے تھے اور ان دوروں کی وسعت قریباً سارا پنجاب تھا اکثر پنجاب کے کسی نہ کسی علاقے میں جانا ہوتا چنانچہ جہاں ہماری پسند کی جگہ ہوتی ہیں اور آپا جان آپس میں مشورہ کر لیتے کہ ہم ساتھ جائیں گے اور پھر ابا جان کو ساتھ لے جانا پڑتا ہم لوگوں کی وجہ سے ابا جان کے لیے دورے کی کوفت بھی کم ہو جاتی اور ہماری تفریح بھی ہو جاتی۔

ستمبر ۱۹۲۲ء میں خورشید پیدا ہوا (صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ مراد ہیں) اور دن کو تو خیر خوشی تھی ہی۔ لیکن مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی اور اس کے پیدا ہوتے ہی میں نے اس کی دیکھ بھال شروع کر دی میری عمر اس وقت قریباً ۴ سال تھی آپا جان بہت خوش تھیں کہ بھائی کو دیکھنے والی اور پیار کرنے والی بہن ہے۔ اور مجھے یہ خوشی تھی کہ بہت سا وقت ہم دونوں خورشید کے ساتھ رہتے تھے۔ خورشید کی پیدائش سے ہمارے گھر میں ایک اور دور شروع ہوا اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہم گجرانوالہ چلے گئے وہاں مہمان داری بہت کم تھی اور دوسرے عزیز بھی نہ تھے البتہ حضرت ماموں جان میر محمد اسماعیل صاحب ان دنوں میں وہاں سول سرجن تھے۔ آپا جان کے وہ چچا تھے۔ ہم سب کے ساتھ بھی حضرت ماموں جان بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ بہت ہنس مکھ تھے بچوں کو بھی ان کے پاس بیٹھ کر بہت لطف آتا تھا۔ ادویات کے تو وہ ماہر تھے ہی مگر روحانیت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ یہاں بھی ابا جان کے تعلقات احمدیوں سے کافی تھے اور آپا جان نے بھی سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ گجرانوالہ سے لاہور آنا جانا تو اکثر ہی رہتا تھا چھٹی زیادہ ہوتی تو قادیان بھی چلے جاتے آپا جان کے لیے یہ دہری خوشی کا باعث تھا اس لیے کہ حضرت ماموں جان (میر محمد اسحاق صاحب) اور ممانی جان سے بھی ملاقات ہو جاتی اور دوسرے عزیزوں سے بھی مل لیتے۔ رہتے تو ہم اپنے گھر میں تھے مگر مہمان چچی جان (آپا امۃ السلام) کے ہوتے تھے۔ وہاں سے میں اکثر حضرت اماں جان اور حضرت عمو صاحب کے پاس بھی چلی جاتی تھی پھر ابا جان (حضرت ماموں جان میر محمد اسحاق صاحب) کے پاس بھی جا کر رہتی تھی۔ حضرت مصلح موعود سے تو خیر اکثر ہی ملنے کے لیے جاتے۔

۱۹۳۳ء میں میرے بڑے بھائی مرزا سعید احمد ولایت کے لیے روانہ ہوئے ان کے جانے سے گھر سونا سا ہو گیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب بچوں اور آپا جان کا بہت تعلق تھا اس لیے ہم سب کو ہی بھائی جان کے جانے سے بہت اداسی محسوس ہوئی۔ اپنی ولائت میں تعلیم کے ایام میں وہ ایک دفعہ ہندوستان بھی آئے جس سے سارے گھر کو ہی بہت خوشی ہوئی اب ہمارے پاس مبارک تھا اور خورشید بھی ماشاء اللہ بڑا ہو رہا تھا غرضیکہ وہ سارے گھر کے لیے ایک کھلونا تھا۔ اسے گراموفون سننے کا بہت شوق تھا۔ اس عمر میں بچوں کو زیادہ سمجھ تو ہوتی نہیں ایک دفعہ قصور میں حضرت مصلح موعود ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے باہر کافی لوگ حضور سے ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اس نے ضد شروع کر دی کہ میں نے باجا سننا ہے بہت بہلانے کے باوجود جب وہ نہ سمجھا تو میں نے ایک نعت ہلکی آواز سے لگا دی باہر جو اصحاب آئے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے کہا حضور آپ نے تو باجے سے منع کیا ہوا ہے اور یہ اندر باجا لگا ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعود بہت آہستہ آواز بھی سن لیتے تھے انکو پتہ لگ گیا کہ نعت لگی ہوئی ہے اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اول تو معلوم دیتا ہے یہ باجا چھوٹے بچے کی ضد کو پورا کرنے کے لیے لگایا گیا ہے اور پھر ہے بھی یہ نعت خیر وہ لوگ تو خاموش ہو گئے جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت مصلح موعود اندر آئے اور کہا "عزیز احمد تمہارے بیٹے نے تو آج تقریباً مجھے لاجواب کر دیا تھا" اور پھر یہ واقعہ بتایا یہ اس وقت کی بات ہے جب خورشید تین چار سال کا تھا۔ اس وقت بھی آپا جان نے مجھے کچھ نہیں کہا کہ جب باہر اتنے لوگ آئے ہوئے تھے تم نے کیوں باجا لگایا؟ بلکہ یہی کہا کہ یہ کئی دفعہ اللہ ضد کرتا ہے اور یہ مان بھی لیتی ہے۔

پیدا کہاں ہیں ایسے.....

دوسری دفعہ جب ہم قصور گئے تو آپا جان کی شادی کو سات سال ہو گئے تھے اور وہاں کے لوگوں سے ہمارے تعلقات کافی زیادہ بڑھ گئے تھے اور آپا جان کے پاس بہت سی احمدی مستورات جن میں حضرت اماں جان کی رشتہ دار بھی شامل تھیں آ جاتیں۔ ابا جان کے حلقۂ احباب میں چوہدری عبداللہ خان صاحب اور ملک عبدالرحمٰن صاحب پیش پیش تھے۔ غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی آپ سے ملنے آتے ان کی بیویاں بھی آتیں اور آپا جان اپنی عادت کے مطابق بہت اچھی طرح ملتیں اور ان کی خاطر بھی کرتیں۔ پہلی دفعہ جب ہم قصور گئے تو ابا جان نے وہاں ایک مکان پسند کیا جب مکان کے مالک شہباز خان صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ "مکان میں تو آپ خوشی سے رہیں مگر آپ سے میں اس کا کرایہ نہیں لے سکتا" یہ بہت تعجب کی بات تھی کہ اتنا بڑا مکان اور اس کا کرایہ نہیں لیں گے۔ چنانچہ پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ آپ کے پڑدادا نے میرے پڑدادا کا علاج کیا تھا اور کئی مہینے وہ ان کے مہمان بھی رہے اور وہ ان کا علاج بھی کرتے رہے مکمل شفا ہونے پر انکو واپس آنے دیا۔ چنانچہ ہم جتنے سال قصور میں رہے انہوں نے نہ صرف کرایہ نہ لیا بلکہ اس کی مرمت بھی خود ہی کرواتے رہے۔ میرے ابا جان کی پوسٹنگ دو تین دفعہ قصور میں ہوئی جب بھی جانے لگتے تو مردوں کی طرف سے ابا جان کی دعوتیں ہوتیں اور عورتوں کی طرف سے آپا جان کی اور پھر کوشش شروع ہو جاتی کہ مرزا صاحب کو واپس بلا لیا جائے اور وہ واپس بلا بھی لیتے گورنمنٹ اس لیے راضی ہو جاتی کہ ابا جان کی ایمانداری کا بہت شہرہ تھا۔ اسی طرح ابا جان کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اپنی سروس کے ان ایام میں جب آپا جان سے شادی ہوئی آپ قصور، لاہور گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ اور ملتان رہے۔ اور آپا جان کے تعلقات احمدیوں سے تو تھے ہی ابا جان کے ملنے والوں کی بیویوں سے بھی تھے۔ آپا جان نے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھا جلسوں میں شرکت کرنا اور جماعت کے دوسرے کاموں میں حصہ لینا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ حضرت اماں جان اور حضرت مصلح موعود کی آمد کی وجہ سے آپ کو اور بھی تقویت ملتی ایک دفعہ جب لوگوں کو اس گھر کا راستہ مل گیا تو پھر کسی کو آنے میں حجاب یا رکاوٹ نہ تھی اکثر عورتیں مشوروں کے لیے بھی آتیں پھر اہم مواقع پر آپ کو دعوت دیتیں یہ تو لوگوں کو علم ہی تھا کہ آپا جان حضرت ماموں جان میر محمد اسحاق صاحب کی بیٹی ہیں۔

اور ماموں جان کو کون نہ جانتا تھا؟ حضرت ماموں جان تو کبھی لمبے عرصہ کے لیے نہیں آتے مگر امی جان (حضرت ممانی جان) اکثر آتیں چند دن کے لیے اور کبھی زیادہ دن کے لیے بھی کبھی بچوں کے ساتھ اور کبھی اکیلی آتیں۔ میرے ماموؤں میں سے ویسے تو سب کا ہی میرے ساتھ بہت زیادہ پیار تھا لیکن سید داؤد احمد سے خاص اُنس تھا اس سے بھی آپا جان کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ ان کا ہماری خالاؤں سے ماموؤں سے اور ہماری نانی صاحبہ سے بہت تعلق تھا غرضیکہ ہم سب ایک ہی کنبہ لگتے تھے ہماری خوشی غمی ایک ہی تھی میری چھوٹی بہن ریحانہ باسمہ (روحی) ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئیں اس کی پیدائش پر ہم سبکو بھی اور ابا جان کو خاص خوشی ہوئی تھی اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ایک عرصہ کے بعد ہمارے گھر میں دوسری لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ خورشید اس وقت تین سال کا تھا۔ اس کی دیکھ بھال تو میں کرتی ہی تھی۔ اور مجھے اس سے پیار بھی بہت تھا۔ لیکن روحی (ریحانہ باسمہ) سے بھی کم نہ تھا حضرت مصلح موعود نے اس کا نام ریحانہ باسمہ رکھا تھا ویسے مجھے روحی کہنا بہت اچھا لگتا تھا اس لیے ہم سب ہی پیار سے اسے روحی کہتے تھے آپا جان کو بھی یہ چھوٹا نام بہت پسند آیا۔ ویسے بھی اکثر ہی ہماری پسند ایک ہی ہوتی تھی اسی طرح دن گزرتے گئے اور ابا جان اور آپا جان کو میرے رشتے کی بھی فکر ہوئی اس طرح کے معاملات بعض دفعہ اللہ تعالیٰ خود ہی حل کر دیتا ہے ہم لوگ لاہور میں تھے اور میرا چھوٹا بھائی مرزا غلام احمد صرف تین دن کا تھا کہ حضرت مصلح موعود کا تار ابا جان کے نام آیا۔ کہ تم فوراً قادیان پہنچو میں نصیرہ کا نکاح پڑھا رہا ہوں۔ ابا جان حالانکہ حضور کے بہت فرمانبردار اور بہت زیادہ محبت کرنے والے تھے مگر اس وقت پتہ نہیں کیا ہوا کہ "کہنے لگے میری بیٹی کا نکاح اور مجھے پتہ ہی نہیں"۔ ابھی تار ان کے ہاتھ میں ہی تھا تو آپا جان نے کہا "بھلا اس میں غصے ہونے کی کیا بات ہے یہ بات تو خوش ہونے کی ہے کہ حضور نے آپ کو اپنا سمجھا اور خود ہی یہ قدم اٹھایا اور پھر نکاح بھی تو وہیں ہو رہا ہے جہاں تم چاہتے تھے آپا جان کے ان الفاظ کے بعد ابا جان فوراً ہی جانے کے لیے تیار ہو گئے آپا جان نہ جا سکتی تھیں کیونکہ احمد (مرزا غلام احمد) کو پیدا ہوئے ابھی تین دن ہی ہوئے تھے۔

چنانچہ یہ نکاح ۱۱ مئی ۱۹۳۹ء کو حضرت مصلح موعود نے پڑھایا۔ اسکی مٹھائی حضرت اماں جان کے ہاں تقسیم ہوئی۔ چھوہارے وغیرہ کی تقسیم کا کام حضرت ماموں جان میر محمد اسحاق صاحب جو ہمارے نانا بھی تھے انہوں نے کروایا اور اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ میری نانی اور خالائیں اور ماموں اس خوشی میں شامل ہوں اور حضرت ماموں جان نے اپنے ذوق کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطابق دف بھی بجوائی اور یہ بھی فرمایا کہ دف نکاحوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بجتی تھی۔ یہ بھی حضرت ماموں جان اور آپا جان کی سیرت کا ایک پہلو ہے۔ جہاں ہمارے خاندان کے افراد بہت خوش تھے وہاں ہمارے ابا جان سے تعلق رکھنے والے بھی دور دور سے مبارک باد دینے آئے اس میں صرف احمدی احباب ہی نہ تھے بلکہ غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی آتے رہے۔ لاہور کے بعض دکانداروں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "یہ بی بی مرزا صاحب کی بیٹی تو ہے ہی ہماری بھی دھی دھیانی ہے" اور کہا کہ اسکی شادی کی تیاری کے لیے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ابا جان اور آپا جان نے قیمت تو ادا کرنی ہی تھی۔ لیکن قابلِ قدر انکا وہ جذبہ تھا جس کے تحت انہوں نے یہ کہا۔ چنانچہ سامان تیار کرنے اور خریدنے میں بھی آپا جان نے میری پسند کو ترجیح دی اور اکثر میں اور آپا جان اکیلے ہی بازار جاتے کبھی کبھی آپا جان کچھ عزیزوں کو بھی ساتھ لے کر جاتیں۔ میری پسند کا بھی بہت خیال رکھتیں اور میری خالاؤں اور خالہ کی بیٹیوں کو بھی بلاتیں حضرت اماں جان کو ہمارے نکاح کی بہت خوشی تھی اور ان کی دلی دعا تھی کہ یہ مرحلہ بخیر و خوبی انجام پائے۔ چنانچہ وہ جب بھی ان دنوں میں لاہور آتیں ہر چیز بڑے شوق سے دیکھتیں جس سے آپا جان اور ابا جان کو بہت خوشی ہوتی اور آپا جان کو بہت تسلی ہو جاتی کہ ہر کام سے حضرت اماں جان خوش ہیں۔ نکاح کے بعد سے آپا جان بہت شوق سے میرے کاموں میں مصروف ہو گئیں اور مجھے بھی پورا وقت مصروف رکھتیں ان دنوں میں احمد چند مہینے کا تھا اس لیے میرے لیے یہ نیا کھلونا تھا اور مجھے اسی سے بہت ہی زیادہ پیار تھا اکثر وقت میرا دل کرتا کہ میں اس کو لے کر بیٹھی رہوں کام کرتے ہوئے بھی میں اس کو اپنے پاس زیادہ رکھتی تھی چنانچہ جب میری شادی کا وقت آیا تو احساس بھی نہ ہوا کہ دس مہینے گزر چکے ہیں۔ اس دوران میں حضرت مصلح موعود دو تین دفعہ لاہور تشریف لائے ان کے ساتھ ام متین بھی ہوتی تھیں جن سے بچپن سے میری دوستی تھی۔ حضرت ماموں جان میر محمد اسماعیل صاحب بھی اور دونوں بڑی ممانی جان بھی مجھ سے بہت ہی پیار کرتی تھیں۔ چونکہ رخصتی قادیان سے ہونی تھی اس لیے حضور نے اپنی کوٹھی جو دارالانوار میں تھی کلیتہً ابا جان کے حوالے کر دی اور ہم لوگ دو مہینے پہلے سے قادیان میں آ گئے۔ اور تیاری شروع کر دی ہمارے سارے خاندان کے لوگ اکثر ہی صبح سے لے کر شام تک وہاں رہتے۔ میری نانی اور خالہ اور ان کی بیٹیاں غرضیکہ سب ہی وہاں آتے یہاں بھی آپا جان نے مہمان نوازی کی روایت کو قائم رکھا اور لوگ بھی کام کرواتے تھے اور وہ خود بھی کام میں لگی رہتی تھیں پھر اوپر کے کمرے میں آ کر مجھے بھی دیکھ کر جاتی تھیں میرے کھانے وغیرہ کا خیال رکھنے کے لیے لڑکیوں کو تاکید کرتی تھیں۔ حضرت ماموں جان میر محمد اسماعیل صاحب بھی آتے رہتے اور دونوں ممانی جان اکثر وہیں رہتیں۔ چھوٹے ماموں جان جن کو میں ابا جان کہا کرتی تھی وہ بھی اور امی جان (چھوٹی ممانی جان) بھی اکثر وقت انتظام وغیرہ دیکھتے اور چھوٹے ماموں جان تو ذرا بھی کسی چیز میں کمی دیکھتے تو فوراً آپا جان کو کہتے اور ہماری نانی کے پاس بھی جا کر کہتے کہ انتظام بہت اچھا ہونا چاہیئے اب میں کہاں تک ان کی سیرت بیان کروں میں اتنا ہی کہتی ہوں کہ ایسے پیارے لوگ دنیا میں بار بار نہیں آتے ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ فخر حاصل ہے کہ بہت عرصہ ان کی محبت سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ قادیان آ کر ابا جان اور آپا جان نے حضرت مصلح موعود سے پوچھا کہ وہ چونکہ ساری عمر ملازمت میں رہے ہیں اور بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست بھی اس موقعہ پر آئیں گے اگر ان کی اجازت ہو تو جو لوگ آئیں ان کی چائے وغیرہ سے تواضع کر دی جائے۔ حضور کو علم تھا کہ ابا جان نے ان لوگوں کی کتنی دعوتیں کھائی ہیں۔ اس لیے حضور نے ازراہ شفقت چائے کی اجازت دیدی یہ اجازت خصوصی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تھی چنانچہ یہ سارا انتظام حضرت ماموں جان نے خود کروایا اور اس قدر شوق سے کیا کہ سب دیکھ کر حیران ہوتے تھے اکثر عزیز بھی اس کام میں پیش پیش تھے۔ آپا جان تو اس سارے کام کی روح رواں تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود حضرت اماں جان، حضرت عمو صاحب اور سب بزرگوں نے اپنی دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کیا۔ اور میری زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ابا جان اور آپا جان جہاں بہت خوش تھے وہاں ان کو میری جدائی کا صدمہ بھی تھا میرے بھائی خورشید اور بہن روحی جو ابھی چھوٹے تھے ان کو بھی میرے جانے کا بہت صدمہ تھا میرے سے چھوٹا بھائی مبارک احمد نسبتاً عمر میں زیادہ تھا اُس کا بھی وہی احساس تھا جو سب کا تھا میں کلکتہ چلی گئی اور کچھ عرصہ کے بعد میرے دونوں بھائی مبارک اور خورشید بھائی مسعود کے ساتھ کلکتہ آئے اس وقت کلکتہ بہت دور جگہ لگتی تھی۔ مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ ابا جان اور آپا جان ہمارے پاس کلکتہ میں نہ آ سکے۔ حالانکہ آپا جان تو ہر وقت کہتی تھیں کہ بی بی کے پاس چلیں گے۔ مگر باوجود چاہنے کے بھی نہ آئیں۔ میں ہر سال یا بعض دفعہ سال میں زیادہ دفعہ بھی آ جاتی تھی اور جہاں بھی ابا جان ہوتے وہاں ٹھہرتی جتنے دن میں رہتی میں اور آپا جان سارا دن باتیں کرتے رہتے تھے اکثر وقت اکٹھے رہتے بچے بھی بہت خوش رہتے تھے۔ (جاری ہے)

بقیہ "نماز باجماعت" (صـ۳)

اہمیت بھی ہمارے معاشرے میں قائم رہ سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے احکام کا سچا مطیع اور فرمانبردار بنائے اور اسی کی عبادت اور اطاعت کی روح کو سمجھ کر ہم اُسے بجا لانے والے ہوں خصوصاً آج کل کے حالات میں نمازوں میں پوری لذت اور خشوع و خضوع کے ساتھ شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قبولیت کی خلعت پانے والے ہوں سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے۔

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

پس اے بھائیو! قیامت کا نمونہ دیکھنے کے لیے نمازیں پڑھو نمازیں پڑھو۔ نمازیں پڑھو!

مقابلہ مضمون نویسی
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے پہلی سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت بلال رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء
(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میری والدہ صاحبہ بلڈ پریشر اور جسم کے دائیں حصہ میں فالج کی وجہ سے آج کل صاحب فراش ہیں۔ احباب سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ندیم احمد ملا ناصر آباد۔ ربوہ

خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

ضلعوار گوشوارہ ننھے مجاہدین / ننھی مجاہدات
وقفِ جدید دفتر اطفال ۱۹۸۳ء

نمبر شمار	ضلع	تعداد	نمبر شمار	ضلع	تعداد
۱	لاہور	۲۰۷	۱۴	ڈیرہ غازیخان	۱۰
۲	کراچی	۱۶۷	۱۵	لیہ	۷
۳	ربوہ	۱۵۱	۱۶	گوجرانوالہ	۹
۴	سیالکوٹ	۱۲۹	۱۷	گجرات	۵
۵	راولپنڈی	۶۳	۱۸	ملتان	۵
۶	اسلام آباد	۲۶	۱۹	جہلم	۵
۷	حیدرآباد	۲۵	۲۰	تھرپارکر	۳
۸	فیصل آباد	۲۲	۲۱	ساہیوال/اوکاڑہ	۲
۹	سرگودھا	۲۱	۲۲	ایبٹ آباد	۲
۱۰	بہاولپور	۱۸	۲۳	بہاولنگر	۲
۱۱	پشاور	۱۴	۲۴	جھنگ	۱
۱۲	نواب شاہ	۱۲	۲۵	خوشاب	۱
۱۳	خیرپور	۱۳	۲۶	لنڈن	۱۰

	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء
کل تعداد ننھے مجاہدین/مجاہدات	۱۵۰	۱۳۰	۱۴۳	۹۱۸

نوٹ: سال رواں میں بفضل اللہ تعالیٰ ہر ضلع میں مخلص بچیاں اور بچے پہلے سے کہیں بڑھ کر ننھے مجاہدین و مجاہدات میں شامل ہو رہے ہیں مثلاً اب تک کی رپورٹ کے مطابق ضلع کراچی سے ۳۶۰ سے زائد نام موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں ۲۶۰ تھی مجاہدات کے نام سیکرٹری صاحبہ ناصرات ضلع کراچی کی طرف سے ارسال کردہ ہیں جبکہ مزید مجاہدین وقف جدید کے نام ابھی آنا باقی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلص بچوں اور بچیوں کو اور ان کے والدین کو ہر دو جہان میں بے انتہا برکات سے نوازے آمین (سیکرٹری وقف جدید۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ! مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۴۴۸

میں ناصر احمد قریشی ولد محمد شمس الدین صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۴ ۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان بنمبر ۳۶۰ مربع گز واقع کراچی مالیتی =/۴۰۰۰۰۰ روپے (۲) مکان ۱۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی =/۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— المعتہ —

امۃ الباری زوجہ ناصر احمد قریشی ۴/۲ ٹی اینڈ ٹی آفیسرز فلیٹس پیٹر بیرکس نزد P.T.O کراچی گواہ شد ۱ ناصر احمد قریشی مسل ۲۵۴۴۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد ۲ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

مسل ۲۵۴۷۰

میں سید حمید اللہ نصرت پاشا ولد حضرت اللہ صاحب پاشا قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲-۱۰-جی معمار لیک ویو کہکشاں کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— العبد —

سید حمید اللہ نصرت پاشا ۲۰-۱-جی معمار لیک ویو کہکشاں کلفٹن کراچی ۱۵ گواہ شد ۱ صغیر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد ۲ سید حضرت اللہ پاشا والد موصی

وصیت نمبر ۱۴۰۹۰

قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند چھ ہزار روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۹ تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار روپے کل جائیداد جو بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— المعتہ —

امۃ الباری زوجہ ناصر احمد قریشی ۴/۲ ٹی اینڈ ٹی آفیسرز فلیٹس پیٹر بیرکس نزد P.T.O کراچی گواہ شد ۱ ناصر احمد قریشی مسل ۲۵۴۴۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد ۲ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

مسل ۲۵۴۷۰

میں سید حمید اللہ نصرت پاشا ولد حضرت اللہ صاحب پاشا قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲-۱۰-جی معمار لیک ویو کہکشاں کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— العبد —

سید حمید اللہ نصرت پاشا ۲۰-۱-جی معمار لیک ویو کہکشاں کلفٹن کراچی ۱۵ گواہ شد ۱ صغیر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد ۲ سید حضرت اللہ پاشا والد موصی

وصیت نمبر ۱۴۰۹۰

عورتوں کے حقوق

"آج اہل یورپ کہتے ہیں کہ ہم عورتوں کے حقوق ان کو دیتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے دیئے نہیں بلکہ عورتوں نے اپنے حقوق ان سے چھینے ہیں لیکن (قرآن) ..... نے نہایت خوشی کے ساتھ عورتوں کے حقوق دیئے ہیں اور اس وقت دیئے ہیں جب عورتوں نے اپنے حقوق مانگے بھی نہیں تھے..... ان کو حقوق اس وقت دیئے ہیں جب عورتیں حق مانگنا تو درکنار اپنا حق ہی کچھ نہ سمجھتی تھیں اور ان کی زندگی نوکروں اور غلاموں بلکہ جانوروں کی طرح بسر ہوتی تھی۔

پس قبل اس کے کہ عورتیں اپنے حقوق مردوں سے طلب کریں مردوں کو چاہیئے ان کے حقوق ان کو دے دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء جھگڑوں اور فسادوں کے ذریعہ پورا نہ ہو بلکہ اس کے حکم کے ماتحت ہم اس کے منشاء کو پورا کرنے والے بنیں۔" (خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۱۷۶-۱۷۷)

(موسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آواز پر

(قسط ۲)

والھانہ لبیک

۳۴	شیخ محمود احمد سعید صاحب واقف زندگی کوارٹرز تحریک جدید	۸۳/-
۳۵	چوہدری احمد الدین مجاہد دارالرحمت شرقی ربوہ معہ لواحقین	۱۵۰/-
۳۶	مرزا لطیف احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ "	۸۴/-
۳۷	سید منعم الحسن شاہ صاحب فاطمی پنشنر تحریک جدید	۱۲۵/-
۳۸	رانا محمد اقبال جاوید صاحب محلہ دارالنصر غربی	۳۰۰/-
۳۹	ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب رحمٰن آباد کالونی ربوہ	۱۷۹۰/-
۴۰	شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار دارالرحمت غربی	۸۲/-
۴۱	حنیف احمد محمود صاحب دارالصدر جنوبی	۳۲/-
۴۲	چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی ربوہ	۱۵۷/-
۴۳	محترمہ صادقہ پروین صاحبہ دارالصدر جنوبی	۱۱۵/-
۴۴	مکرم محمد اسلم صاحب کھوکھر انسپکٹر مال ربوہ	۱۸۰/-
۴۵	چوہدری ظفر احمد سرور ابن چوہدری شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی	۲۰۷/-
۴۶	شیخ راشد احمد صاحب فاروق کوارٹرز تحریک جدید	۱۰۱/-
۴۷	خلیل احمد سرور صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۹۲/-
۴۸	رانا محمد الدین صاحب گول بازار ربوہ	۱۰۰/-
۴۹	مولوی غلام رسول صاحب دارالعلوم	۲۳۵/-
۵۰	مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بنت ملک محمد شفیع صاحب فیصل آباد	۲۴/-
۵۱	مکرم چوہدری ناظر علی خانصاحب چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ "	۵۱۰/-
۵۲	سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر مال	۲۶/-
۵۳	چوہدری محمود احمد صاحب معاہل و عیال ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ	۷۸/-
۵۴	ملک بشیر الدین صاحب بھائی گیٹ لاہور	۲۴/-
۵۵	محمد جمیل صاحب فیض گلبرگ لاہور	۵۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید) (باقی)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے بارہ میں
حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا نہایت اہم ارشاد

"یہ تحریک خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس الٰہی تحریک کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرماویں

عشرہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال میں؟

عشرہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال منعقدہ ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر میں ناظمین اطفال مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھیں۔

- ہر بچہ اور بچی چندہ وقفِ جدید میں حصہ لے۔
- بچوں اور بچیوں کے چندہ وقفِ جدید کے ساتھ "دفتر اطفال" ضرور لکھا جائے۔
- یک صد روپیہ یا زائد ادائیگی کرنے والے زیادہ سے زیادہ بچوں (ننھے مجاہدین و مجاہدات) کے نام معہ ولدیت و پتہ جات جلد از جلد مرکز میں ارسال کئے جائیں تا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہو سکیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

- ماہنامہ تحریک جدید آپ خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے بچوں کو خصوصاً طالب علم بچوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔
- جو دوست اس کے خریدار نہیں ہیں انہیں بھی مطالعہ کے لئے دیں اور اگر وہ خریدار بننا چاہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔
- اگر آپ کی طرف چندہ واجب الادا ہے تو مہربانی فرما کر ادائیگی کا انتظام فرمائیں
- پرچہ کے ریپر پر "توجہ طلب" کی مہر آپ کی یاددہانی کے لئے ہے۔

(انتظامیہ ماہنامہ تحریک جدید)

ولادت

برادرم نسیم احمد صاحب شیخ (اسسٹنٹ سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ شیخ محمد یٰسین صاحب آف گوالمنڈی راولپنڈی کی پوتی اور قریشی عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت ربوہ کی نواسی ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(عزیز اللہ طاہر زیروی کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ)

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۹ نومبر میرے بڑے بیٹے حمید احمد طاہر کا نکاح عزیزہ رضیہ سلطانہ بنت قاضی خورشید الرب صاحب مرحوم سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد نے بیت النظر لطیف آباد میں پڑھا اور اسی روز مقامی جماعت نے اپنی دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت کیا اور ۱۰ نومبر کو کراچی میں خاکسار نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور ثمراتِ حسنہ کا موجب ہو۔ آمین!

(چوہدری سعید احمد آف نوکوٹ سندھ حال ۹۸/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸)

قائداعظم یونیورسٹی میں داخلے

قائداعظم یونیورسٹی میں درج ذیل مضامین میں M.Sc میں داخلہ کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۸ دسمبر ہے:۔

(۱) پاکستان سٹڈیز (۲) انتھروپالوجی (۳) ہسٹری (۴) ارتھ سائنسز۔ (۵) بیالوجی (۶) کیمسٹری (۷) کمپیوٹر سائنس (۸) ریاضی (۹) فزکس۔ (۱۰) الیکٹرونکس (۱۱) اکنامکس (۱۲) M.B.A. (۱۳) M.P.A - (۱۴) انٹرنیشنل ریلیشنز۔ (۱۵) ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز۔

داخلہ فارم کے حصول، ضروری سرٹیفکیٹس، ٹیسٹ / انٹرویو کی تاریخ اور وقت کے لئے ۱۱ نومبر کا "پاکستان ٹائمز" ملاحظہ کریں۔ ٹیسٹ کے لئے تشریف لانے والے طلبا خاکسار سے بھی ملیں۔

(محمد مبشر احمد (M.P.A سیکنڈ سمسٹر) کمرہ نمبر 46 ہوسٹل نمبر 3 قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد)

ضرورت واقفین عارضی
انجینئرز و سب انجینئرز

ربوہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمارات کی تعمیر کی نگرانی کے لئے واقفین عارضی انجینئرز و سب انجینئرز کی ہمہ وقتی ضرورت رہتی ہے۔ اپنی سہولت کے مطابق رخصت لے کر ۲ ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک کے لئے وقف فرمائیں اور اپنے کوائف کے ساتھ مدت و تاریخ ہائے وقف عارضی سے اطلاع دیں۔ مرکز میں رہ کر خدمت دین کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔

(افتخار علی قریشی چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹ انجینئرز ایسوسی ایشن معرفت دفتر انصارات مرکزیہ ربوہ)

احباب محتاط رہیں!

الفضل مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۴ء میں نظارت ہذا کی طرف سے ایک اعلان "احباب محتاط رہیں" شائع ہوا ہے اس میں اشفاق احمد ملہوترہ کی بجائے سہواً محمد اشرف ملہوترہ لکھا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔ اور محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیوریا پاؤڈر	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

سستے کپڑے کا ڈپو

کراچی سے فلالین بے بی پرنٹ، نیا کپڑا شیشہ ڈائمنڈ جرسی نیا سٹاک آگیا ہے۔

جرسی کرنیکل اک عرض ۲¾ میٹر سوٹ ۴۴/- روپے
" پرنٹ و سادہ ایک عرض ۱۶/- میٹر
فائیو سٹار فیروز سفید ۵۰۰۰ ہزار ۱۲/۲۵ میٹر
نیا کپڑا شیشہ ڈائمنڈ ۲۲/۳۰ "

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس

نزد ریلوے پھاٹک انیس مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ